12658 ـ اعتكاف ميں نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا طريقہ

سوال

ميں يہ جاننا چاہتا ہوں كہ اعتكاف ميں نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا طريقہ كيا تھا ؟

پسنديدہ جواب

الحمد للہ.

اعتكاف ميں نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كا طريقہ كامل آسان تھا.

نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے رمضان المبارك ميں ليلۃ القدر كي تلاش ميں ايك بار رمضان كا پہلا اور درميانہ عشرہ اعتكاف كيا، پھر ان پريہ ظاہر ہوا كہ ليلۃ القدر آخري عشرہ ميں ہے تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے آخري عشرہ كا اعتكاف ہميشگي كےساتھ كرنا شروع كرديا حتي كہ اپنے رب سے جاملے.

نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے زندگي ميں ايك بار آخر عشرہ كا اعتكاف نہ كيا تواس كي قضاء ميں شوال كا پہلا ہفتہ اعتكاف كيا . صحيح بخاري اور صحيح مسلم .

اور جس برس نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كي وفات ہوئي اس برس نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے بيس روز كا اعتكاف كيا . ديكھيں: صحيح بخاري حديث نمبر (2040) .

كہا جاتا ہے كہ: اس كا سبب يہ تھا كہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كو اپني موت كا علم ہوچكا تھا اس ليے انہوں نےچاہا كہ خيروبھلائي كےكام زيادہ كرليےجائيں تا كہ وہ اپني امت كےليے يہ بيان كرديں كہ جب وہ آخر اعمال ميں پہنچيں تو اعمال صالحہ كثرت سے كرنے كي كوشش كريں تا كہ وہ اللہ تعالي سے بہتر حالت ميں مل سكيں.

اور يہ بھي كہا گيا ہے كہ: اس كا سبب يہ تھا كہ جبريل عليہ السلام ہر رمضان ميں نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم كےساتھ قرآن مجيد كا ايك بار دور كيا كرتےتھے اورجس سال نبي صلي اللہ عليہ وسلم كي روح قبض ہوئي اس برس دوبار دور كياتو اسي ليے نبي صلي اللہ عليہ وسلم دوبار جتنا اعتكاف كيا .

اور اس سے بھي قوي سبب يہ ہےكہ نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےجس برس بيس ايام كا اعتكاف كيا اس سےپہلے

برس آپ سفر پر تھے، اس كي دليل مندرجہ ذيل حديث ہے:

(ابي بن كعب رضي اللہ تعالي عنہ بيان كرتےہيں كہ رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم رمضان المبارك كا آخري عشرہ اعتكاف كيا كرتےتھے تواياك سال آپ سفر پر چلےگئے اوراعتكاف نہ كرسكے لھذا آئندہ برس نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نےبيس يوم كا اعتكاف كيا . اسے نسائي اور ابوداود نے روايت كيا ہے اوريہ الفاظ نسائي شريف كےہيں، اور ابن حبان وغيرہ نےاسے صحيح قرار ديا ہے . اھ فتح الباري .

نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم خيمہ لگانے كاحكم ديتےتو ان كےليے مسجد ميں خيمہ نصب كرديا جاتا تورسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم لوگوں سے عليحدگي ميں اس خيمہ ميں رہتےاور اپنےرب سے لگاؤ لگاليتے حتي كہ واقعتا ان كےليے خلوت پوري ہوگئي .

اور ايك بار نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم نے چھوٹےسے تركي خيمہ ميں اعتكاف كيا اور اس كےدروازے پر چٹائي لٹكائي گئي تھي . صحيح مسلم حديث نمبر (1167)

ابن قيم رحمہ اللہ تعالي زاد المعاد ميں كہتےہيں:

يہ سب كچھ اعتكاف كا مقصد اور اس كي روح كےحصول كےليےہے، اس كےبرعكس جوكچھ جاھل لوگ كرتےہيں اور اعتكاف كو عيش وعشرت اور ملنے جلنے كي جگہ بناليتے ہيں ، اور وہاں آپس ميں گفتگو اور گپيں ہانكتے رہتےہيں تواعتكاف كا ايك رنگ تويہ ہے اور اعتكاف نبوي كا رنگ اور ہے.

ديكھيں: زاد المعاد (2 / 90)

اور نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم اعتكاف كي حالت ميں مسجد كےاندر ہي رہتے وہاں سے صرف ضرورت كي بنا پر ہي باہر تشريف لےجاتےتھے.

عائشہ رضي اللہ تعالي عنھا بيان كرتي ہيں كہ: جب رسول كريم صلي اللہ عليہ وسلم اعتكاف كي حالت ميں ہوتےتو ضرورت كےبغيرگھر ميں تشريف نہيں لاتےتھے . صحيح بخاري حديث نمبر (2029) اور مسلم كي روايت ميں يہ الفاظ ہيں كہ: (انساني حاجت كےبغير نہيں آتےتھے) امام زھري رحمہ اللہ تعالي نے اس كي ہے كہ پيشاب اور پاخانہ كےليے باہر نكلتے.

نبي كريم صلي اللہ عليہ وسلم دوران طواف اپني صفائي كا بھي خيال ركھتےاور مسجد سے ہي اپنا سر مبارك عائشہ

رضي اللہ تعالي عنھا کےحجرہ ميں کرتے تووہ نبي کريم صلي اللہ عليہ وسلم کا سر دھوتيں اور کنگھي کرديتي تھيں .

عائشہ رضي اللہ تعالي عنھا بيان کرتي ہيں کہ: نبي صلي اللہ عليہ وسلم اعتکاف ميں ہوتے تو ميري طرف اپنا سر کرتے تو ميں حالت حيض ميں ہي انہيں کنگھي کرتي تھي .

اور ايك روايت ميں ہےکہ: ميں ان کا سر دھوتي تھي. صحيح بخاري حديث نمبر (2028) صحيح مسلم حديث نمبر (297) تسريح کا معني سر ميں کنگھي کرنا ہے.

حافظ ابن حجر رحمہ اللہ تعالي کہتےہيں:

اور حديث ميں خوشبولگانے اور صفائي اور غسل کرنے مونڈنے اور بناؤ وسنگھار کرنے کا جواز پايا جاتا ہے، اور جمہور علماء اسي پرہيں کہ اعتکاف ميں وہي چيز مکروہ ہے جومسجد ميں مکروہ ہے. اھ

اور رسول کريم صلي اللہ عليہ وسلم کا يہ طريقہ تھا کہ جب آپ اعتکاف کي حالت ميں ہوتے نہ تو مريض کي عيادت کرتےاور نہ ہي جنازہ ميں شريك ہوتے، يہ اس ليے تھا کہ سارا وقت اللہ تعالي سےمناجات پرتوجہ مرکوز رہے، اور اعتکاف کي حکمت پوري اور مکمل ہواور وہ حکمت لوگوں سے عليحدگي اور اللہ تعالي کےساتھ لگاؤ ہے.

عائشہ رضي اللہ تعالي عنھا بيان کرتي ہيں کہ : (اعتکاف کرنےوالے کے ليےسنت طريقہ يہ ہے کہ وہ نہ تومريض کي عيادت کےليےجائے اور نہ ہي جنازہ ميں شريك ہو، اور نہ ہي بيوي سے مباشرت کرے اور اسے چھوئے، اور کسي بھي ضرورت کےليے وہاں سے نہ نکلے ليکن جس ضرورت کےپورے کيے بغير کوئي چارہ نہ ہو اس کےليے نکل سکتا ہے) سنن ابوداود حديث نمبر (2473) علامہ الباني رحمہ اللہ تعالي نےاس حديث کو صحيح ابوداود ميں صحيح قرار دياہے.

امام شوکاني رحمہ اللہ تعالي نيل الاوطار ميں کہتےہيں:

" بيوي کونہ تو چھوئے اور نہ ہي مباشرت کرے" اس سے عائشہ رضي اللہ تعالي عنہانے جماع مراد ليا ہے .

نبي کريم صلي اللہ عليہ وسلم جب اعتکاف کي حالت ميں ہوتےميں نبي کريم صلي اللہ عليہ وسلم کي بعض ازواج مطہرات آپ کي زيارت کےليے تشريف لاتيں تواورجب وہ جانےکےليے اٹھتيں توآپ انہيں گھر تك پہنچانے کے ليے ان کےساتھ تشريف لےجاتے، اور يہ رات کےوقت ہوتا تھا.

نبي صلي الله عليه وسلم كي زوجه ام المؤمنين صفيه رضي الله تعالي عنها بيان كرتي ہيں كہ وہ رمضان كےآخري عشرہ ميں نبي صلي الله عليه وسلم كي زيارت كےليے مسجد ميں ان كےاعتكاف والي جگہ ميں آئيں اور كچھ دير ان كے ساتھ بات چيت كرتي رہيں ، اور پھر واپس جانےكےليے اٹھيں تو رسول كريم صلي الله عليه وسلم بھي ان كےساتھ انہيں واپس پہنچانےليےاٹھ كھڑے ہوئے. يعني ان كےگھرپہنچانےكےليے. صحيح بخاري (2035) صحيح مسلم (2175)

خلاصہ يہ ہوا كہ: رسول كريم صلي الله عليه وسلم كا اعتكاف آسان وسہولت كانشان تھا نہ كہ سختي وشدت كا، اوررسول كريم صلي الله عليه وسلم كا سارا وقت الله تعالي كےذكراور ليلۃ القدر كي تلاش ميں الله تعالي كي طرف متوجہ رہنے اوراس كي اطاعت وفرمانبرداري ميں بسرہوتا تھا.

مزيد تفصيل كےليے ابن قيم كي زاد المعاد (2 / 90) اور ڈاكٹر عبداللطيف بالطوكي الاعتكاف نظرية تربوية ديكھيں.

والله اعلم .